ہفتہ وار رسالہ: 477
WEEKLY BOOKLET: 477

دل بدلنے والی 41 باتیں

(امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتاب منہاج العابدین سے دوسری قسط)

(صفحات: 16)

عبادت و دعا میں لذت پانے کا نسخہ 03
زیادہ کھانے کی 10 آفتیں 08
سب سے مشکل کام 12
سیدھا راستہ 14

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

دل بدلنے والی 41 باتیں

دُعائے عطّار: یاربِّ کریم! جو کوئی 16 صفحات کا رسالہ ”دل بدلنے والی 41 باتیں“ پڑھ یا سُن لے، امام غزالی (رحمۃُ اللہِ علیہ) کے صدقے اس کا دل نیکیوں سے بھرپور اور گناہوں سے دُور کر کے اس کو ماں باپ اور خاندان سمیت جنّت الفردوس میں بے حساب داخلہ نصیب فرما۔
اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: بے شک اللہ پاک نے ایک فِرِشتہ میری قبر پر مُقَرَّر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت دی ہے، قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اِس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے، کہتا ہے: ”فُلاں بِن فُلاں نے آپ پر اِس وقت دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔“ (مسند بزار، 4/255، حدیث: 1425)

سُبْحٰنَ اللہ! دُرُود شریف پڑھنے والا کس قدر بخت وَر ہے کہ اُس کا نام مع وَلدِیّت بارگاہِ رِسالت میں پیش کیا جاتا ہے، یہاں یہ نُکتہ بھی انتہائی ایمان افروز ہے کہ قبرِ مُنوَّر پر حاضر فِرِشتے کو اس قَدَر زیادہ قوّتِ سَماعَت (یعنی سننے کی طاقت) دی گئی ہے کہ وہ دنیا کے کونے کونے میں ایک ہی وقت کے اندر دُرُود شریف پڑھنے والے لاکھوں مسلمانوں کی انتہائی دِھیمی آواز بھی سن لیتا ہے۔ جب خادِم دربار کی قوتِ سماعت کا یہ حال ہے تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اختیارات کی کیا شان ہو گی! وہ کیوں نہ اپنے غلاموں کو پہچانیں گے اور کیوں نہ اُن کی فریاد سُن کر بِاِذنِ اللہ (یعنی اللہ پاک کی اجازت سے) اُن کی اِمداد فرمائیں گے!

www.dawateislami.net

اور کوئی غیب کیا تم سے نِہاں ہو بَھلا
جب نہ خدا ہی چُھپا تم پہ کروڑوں درود
(حدائقِ بخشش، ص264)

میں قُرباں اِس ادائے دَستْ گیری پر مِرے آقا
مدد کو آگئے جب بھی پُکارا یارسولَ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴾1﴿ مُتَّقِی کو متقی کیوں کہتے ہیں؟

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم: تقوٰی والوں کو متقی اس لئے کہا گیا کہ انہوں نے ناجائز میں پڑنے کے خوف سے جائز کو بھی چھوڑ دیا۔

(ترمذی، 4/204، حدیث: 2459 بتغیر۔ منہاج العابدین، ص60)

شرحِ حدیث: یعنی متقی انسان بعض حلال چیزوں کو بھی چھوڑ دیتا ہے کہ کہیں وہ شُبُہے والی چیز (یعنی جس کے حلال یا حرام کا علم نہ ہو) میں نہ پَڑ جائے اور شبہے سے بھی بچتا ہے کہ کہیں حرام میں نہ پڑ جائے، اسی طرح فُحش یا جھوٹ میں مُبتَلا ہونے کے خوف سے بعض جائز باتوں کو چھوڑ دیتا ہے اور حدیث روایت کرنے والے (کے حالات) کا عِلْم نہ ہونے یا اس کا علم تو ہو لیکن اس کی روایت پر اعتماد نہ ہونے کی وجہ سے اس خوف سے روایت نہیں کرتا کہ کہیں اس کی حدیث موضوع (یعنی من گھڑت) نہ ہو۔ (المفاتیح فی شرح المصابیح، 3/399)

اللہ ربُّ العزّت کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

﴾2﴿ نگاہوں کی حفاظت

بندہ کبھی ایسی نظر ڈالتا ہے جس کے سبب دل ایسا بِگڑ تا ہے جیسے کھال بِگڑ جاتی ہے۔

ولیِ کامل حضرتِ ذُوالنُّون مِصْری رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: ”شَہْوتوں (یعنی خواہشات) کے لئے سب سے اچھی رُکاوٹ نگاہیں نیچی رکھنا ہے۔“ (منہاج العابدین، ص62)

﴿3﴾ عبادت و دعا میں لذّت پانے کا نُسخہ

عبادت کی مِٹھاس اور دُعا کی لذّت عبادت گُزاروں کے نزدیک بہت بڑی چیز ہے اور اِس کے لئے حدیث: (عورت کے حُسن و جمال کی طرف دیکھنا اِبلیس کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تِیر ہے تو جس نے اِسے ترک کیا اللہ پاک اسے عبادت کا ایسا مزہ چکھائے گا جو اسے خوش کر دے گا۔) (مسند الفردوس، 4/297، حدیث:6872)) والا عمل مُجرَّب (یعنی آزمایا ہوا) ہے، جو اس پر عمل کرے گا اُسے اِس کا یقین ہو جائے گا، بے شک جب وہ فُضُول چیزوں سے اپنی نظر کی حفاظت کرے گا تو عبادت کی لذّت و مٹھاس اور دل کی ایسی صفائی پائے گا جو اس سے پہلے کبھی نہ تھی۔

(منہاج العابدین، ص63)

﴿4﴾ فُضُول گفتگو کا وَبال

حضرت مالِک بِن دِینار رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب تم اپنے دل میں سختی، بدن میں کمزوری اور رزق میں تنگی دیکھو تو جان لو کہ تم نے ضرور کوئی فضول بات منہ سے نکالی ہے۔"

(منہاج العابدین، ص65)

﴿5﴾ غیبت کی تباہ کاری

غیبت تو نیکیوں کو تباہ کر دینے والی بجلی ہے، منقول ہے کہ "لوگوں کی غیبت کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایک مَنْجَنِیق (پتھر پھینکنے کا آلہ) نصب کرلے اور اس کے ذریعے اپنی نیکیاں مَشرِق و مَغرِب اور شمال و جُنوب چاروں طرف پھینکتا رہے۔ (منہاج العابدین، ص65)

﴿6﴾ ایک مشہور کہاوَت

ایک مشہور کہاوت ہے کہ "بہت سے الفاظ بندے سے کہتے ہیں: ہمیں منہ سے مت نکالو" (منہاج العابدین، ص66)

﴿7﴾ اللہ پاک پر سب ظاہر ہے

بندوں کو ڈرانے اور خبردار کرنے کے لیے اِتنا ہی کافی ہے کہ **"اللہ پاک دلوں کے حال جانتا ہے۔"** کیونکہ غیبوں کے جاننے والے کے ساتھ معاملہ بڑا نازک ہے تو غور کرو کہ تمہارے دلوں کے کیسے کیسے خیالات کو وہ جانتا ہے۔ (منہاج العابدین، ص68)

﴿8﴾ لمبی اُمّید اور موت کی یاد

جب تمہیں لمبی زندگی کی امید ہوگی تو تم موت اور قبر کو بھول جاؤگے۔ (منہاج العابدین، ص72)

﴿9﴾ دل کی نرمی اور صفائی کا طریقہ

دل تو موت و قبر، ثواب و عذاب اور آخِرت کے اَحوال یاد کرنے سے نرم اور صاف ہوتا ہے اور جب ان میں سے تمہارے پاس کچھ بھی نہیں ہوگا تو دل کہاں سے نرم اور صاف ہوگا؟ (منہاج العابدین، ص72)

﴿10﴾ دنیا تین سانس کی ہے

ہمارے (یعنی امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کے) شیخ رحمۃُ اللہِ علیہ کے اس فَرمان پر غور کرو کہ "دنیا تین سانسوں کی ہے، ایک سانس جو تم لے چکے اور اس میں جو عمل کرنا تھا کر چکے، ایک سانس وہ جو تم لے رہے ہو اور ایک آنے والی سانس جس کی تمہیں خبر نہیں کہ لے بھی سکو گے یا نہیں۔" کتنے ہی سانس لینے والوں کو موت اگلی سانس سے پہلے ہی آ دَبوچتی ہے۔ لہٰذا تمہارے پاس ایک ہی سانس ہے نہ کہ ایک گھڑی اور ایک دن، تو اس سے پہلے کہ موت آجائے اِسی ایک سانس میں عبادت اور توبہ کی طرف جلدی کرو۔ (منہاج العابدین، ص73)

﴿11﴾ حَسَد جہنّم میں پہنچانے والا ہے

حَسَد نیکیوں کو خراب کرتا اور گناہوں پر اُبھارتا ہے اور یہ ایسی بیماری ہے جس میں بہت سے لوگ مُبتَلا ہیں، حسد لوگوں کو ہلاک کرکے جہنّم پر پیش کردیتا ہے۔

(منہاج العابدین، ص74 ملخصًا)

﴿12﴾ ناراضیِ رب کے حقدار کون؟

حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ علیہ السّلام نے عرض کی: اے میرے ربّ! تجھے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ ناپسند کون ہے؟ ارشاد فرمایا: جس کے دل میں تکبر، زبان پر فحش گوئی، نیکیوں سے آنکھیں پھیرنے والا، ہاتھوں کا کنجوس اور اَخلاق میں بُرا ہو۔

(منہاج العابدین، ص77)

﴿13﴾ لمبی اُمّیدیں رکھنے والا کون؟

اگر تم یقینی طور پر یہ ذہن بنالو کہ میں اگلی سانس یا اگلی گھڑی یا اگلے دن تک لازمی زندہ رہوں گا تو تم لمبی امّید کرنے والے ہو اور یہ تمہاری طرف سے نافرمانی ہے کیونکہ یہ غیب (یعنی چُھپے ہوئے معاملے) پر حکم لگانا ہے اور اگر تم اللہ پاک کے علم و ارادے کے ساتھ اپنے اِرادے کو پابند کردو اور یوں کہو: اگر اللہ پاک نے چاہا تو میں زندہ رہوں گا یا اگر عِلمِ الٰہی میں ابھی میری زندگی باقی ہے تو میں زندہ رہوں گا۔ ایسی صورت میں تم لمبی امید کرنے والے نہیں بلکہ امید کو ترک کرنے والے کہلاؤ گے۔ (منہاج العابدین، ص78)

﴿14﴾ موت کی یاد

یاد رکھو! امّیدوں کی کمی کا قَلْعَہ (یعنی زیادہ امّیدوں سے بچنے کا ذَرِیعہ) موت کی یاد ہے اور

www.dawateislami.net

اس قلعے کا قلعہ (یعنی اس کو مزید مضبوط بنانے کا طریقہ) بے خبری وغفلت میں اچانک آنے والی موت کو یاد کرنا ہے۔

گفتگو کا یہ خُلاصہ یاد کرلو اور اس پر عمل کرو کیونکہ اس کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور لوگوں سے ملاقاتوں اور بَحْث ومُباحَثہ میں اپنا وقت ضائع کرنا چھوڑ دو۔(منہاج العابدین، ص79)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

﴿15﴾ اپنے اندر عاجِزی پیدا کرنے کا طریقہ

نفس کو کمتر اور حقیر جاننے کے خیال کو ''تواضُع (یعنی عاجِزی)'' کہتے ہیں، عاجزی کی صفَت اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے حق سے منہ پھیرنے اور باطل میں بڑھنے والوں کا انجام یاد کرو۔(منہاج العابدین، ص81)

﴿16﴾ حَرام غِذا اور ضرورت سے زیادہ کھانے کا وَبال

حضرتِ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے رِوَایت ہے: اللہ پاک ایسے شخص کی نماز قبول نہیں کرتا جس کے پیٹ میں حرام غذا ہو۔

امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: باقی رہا فُضُول اور ضرورت سے زائد حلال تو اس کا اِستعمال بھی بندوں کے لیے آفت اور عِبادت میں خوب محنت کرنے والوں کے لیے بلا ہے۔ زیادہ کھانے سے دل میں سختی پیدا ہوتی ہے اور نور دور جاتا ہے، بعض نیک بندوں نے اس کی مثال یوں دی ہے کہ مِعْدَہ دل کے نیچے ایک اُبلتی ہوئی ہنڈیا کی طرح ہے تو مِعْدَے سے بُخارات دل کو چڑھتے ہیں اور ان کی وجہ سے دل مَیلا اور خراب ہو جاتا ہے۔ اُستاد ابو جعفر رحمۃُ اللہِ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے: پیٹ ایک ایسا عُضْو ہے کہ اگر وہ بھوکا ہو تو جسم کے باقی اَعضا

بَھرے ہوئے ہوتے (یعنی پُرسکون ہوتے ہیں) کسی شے کا مطالبہ نہیں کرتے اور اگر پیٹ بھرا ہوا ہو تو دوسرے اَعضا بھوکے ہوتے ہیں (یعنی مختلف بُرائیوں کی طرف رُجوع کرتے ہیں۔) اگر پیٹ میں حرام غذا جائے گی تو حرام کاموں کی صورت میں باہر آئے گی اور اگر فضول اور ضرورت سے زیادہ غذا پیٹ میں داخل ہو گی تو وہ فُضولیات کی صورت میں باہر آئے گی، گویا غذا بیج ہے کام اور باتیں اس بیج کا پودا ہیں جو بیج کے مطابق اُگتا ہے۔

(منہاج العابدین، ص82، 83ملتقطاً)

﴿17﴾ تنہائی اور بھوک

حضرت سُفیان ثَوری رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: عبادت ایک پیشہ (Profession) ہے، اس کی دکان تنہائی (Loneliness) ہے اور اس کا آلہ (Instrument) بھوک ہے۔

(منہاج العابدین، ص84)

﴿18﴾ حلال بَقدرِ ضرورت ہی آتا ہے

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: حلال تیرے پاس بقدرِ ضرورت ہی آئے گا اور حرام تیرے پاس بے تحاشا آئے گا۔ (تفسیر ثعلبی، پ9، الاعراف، تحت الآیۃ: 163 تا166، 4/296)

(منہاج العابدین، ص84)

﴿19﴾ آخِری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خُصُوصِیَّت

اللہ پاک نے جب ہمارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دنیا پیش کی تو ارشاد فرمایا: ”اس کے بدلے میں آپ کی آخرت میں سے کچھ کمی نہیں کروں گا۔“ ربّ کریم نے اس فضیلت کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو خاص فرمادیا ہے۔ پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اوروں کو آخرت میں ثواب کی کمی کا سامنا ہو گا سوائے اس کے

جس پر اللہ پاک اپنا فضل فرمائے۔(منہاج العابدین، ص85)

﴿20﴾ زیادہ کھانے کے دنیاوی اور اُخْرَوی نقصانات

زیادہ کھانے کے سبب آخرت میں حساب و کتاب کے لیے رُکنا پڑے گا اور ضرورت سے زیادہ حلال لے کر اور خواہشات میں پڑ کر جو ترکِ ادب کیا ہو گا اس پر شرمندہ کیا جائے گا کیونکہ دنیا کے حلال پر حساب، حرام پر عذاب اور اس کی خوبصورتی پر آخِرت میں نقصان و خسارہ ہے۔ (منہاج العابدین، ص85)

﴿21﴾ زیادہ کھانے کی 10 آفتیں

﴿1﴾ دل کی سختی ﴿2﴾ اعضا میں شر انگیزی ﴿3﴾ فہم و فراست میں کمی ﴿4﴾ عبادت میں کمی ﴿5﴾ عبادت کی مٹھاس ختم ﴿6﴾ حرام میں پڑنے کا خطرہ ﴿7﴾ طرح طرح کی مصروفیت ﴿8﴾ موت کی سختیاں ﴿9﴾ ثواب میں کمی ﴿10﴾ آخرت کی شرمندگی۔

زیادہ کھانے کی یہ 10 مصیبتیں ہیں مگر اپنی فکر کرنے والے کے لیے ایک ہی کافی ہے۔

(منہاج العابدین، ص82 تا 85 ملتقطاً)

﴿22﴾ پرہیز گاری کے راستے پر چلنے کے لئے

تقویٰ (یعنی پرہیز گاری) کا راستہ بہت مشکل ہے، اس پر چلنے والے کے لیے شرط ہے کہ وہ اپنے نفس اور دل کو تکالیف برداشت کرنے پر مضبوط کرے ورنہ وہ اس راہ پر نہیں چل سکے گا۔(منہاج العابدین، ص88)

﴿23﴾ کس کھانے پر حِساب نہیں بلکہ ثَواب ہے؟

بندہ حَلال و مُباح رزق کو اللہ پاک کی عبادت پر طاقت حاصِل کرنے کی نیّت سے بقدرِ

www.dawateislami.net

ضرورت حاصل کرے کہ اتنا حاصل کرنا ضرورت میں شامل ہے اور پھر اسی کو کافی سمجھے تو یہ اس کی طرف سے خیر، نیکی اور اَدَب ہے اور اس پر حساب ہے نہ عَذاب بلکہ وہ اس پر ثواب و تَعرِیف کا حقدار ہے۔(منہاج العابدین، ص90)

﴿24﴾ دنیاوی دوستی میں فُضُول وقت گزارنے والوں کے لئے لمحۂ فکریہ

یاد کرو کہ تمہیں قبر میں ڈالنے کے تین دن بعد تمہارے دوست رشتے دار تمہیں کیسے چھوڑ دیں گے اور بھول جائیں گے بلکہ تمہاری یاد بھی نہیں رہے گی گویا نہ تم نے انہیں کبھی دیکھا اور نہ انہوں نے تمہیں کبھی دیکھا تھا، قبر میں اللہ پاک کے سوا کوئی پُرسانِ حال (یعنی خیر خبر لینے والا) نہ ہو گا۔ تو کیا یہ کُھلا دھوکا نہیں ہے کہ تم اس مخلوق کے ساتھ اپنا وقت ضائع کرو جبکہ ان کی طرف سے وفاداری اور دوستی بہت تھوڑے وقت کی ہے اور ان کے ساتھ رہنا بھی بہت تھوڑا ہے؟ کیا یہ کُھلا دھوکا نہیں کہ تم اِن دوستیوں کی وجہ سے اللہ پاک کی عبادت چھوڑ رہے ہو حالانکہ آخِرکار اُسی کی طرف لوٹنا ہے، وہی ہمیشہ ہمیشہ تمہارا ساتھ دینے والا ہے، تمام ضرورتیں اُسی کی طرف لوٹتی ہیں، سارا بھروسا اسی پر ہے اور ہر حال اور ہر مصیبت و پریشانی کے وقت وہی لاشریک ذات مدد گار ہے۔(منہاج العابدین، ص93)

﴿25﴾ نفس کی خباثت سَتَّر شیطانوں کی خباثت سے زیادہ ہے

ایک بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ نے سچ فرمایا کہ "نفس کی جہالت اور اس کی کَمِینگی تجھے اس وقت معلوم ہو جائے گی جب یہ کسی گناہ کا ارادہ کرے یا کسی خواہش کے لیے تیار ہو جائے اور تو اسے اللہ پاک، اس کے تمام اَنبِیا و رُسُل علیہمُ السّلام، تمام آسمانی کتابوں اور تمام بزرگوں کا واسطہ دے اور موت، قبر اور جنت و دوزخ کا معاملہ اس پر پیش کرے تو تب بھی یہ باز

نہیں آئے گا اور اپنی خواہش کو نہیں چھوڑے گا۔(منہاج العابدین، ص94)

﴿26﴾ گناہ چھوڑنا نیکیاں کرنے سے زیادہ اچّھا

بچنے سے مُراد گناہوں اور برائیوں سے بچنا ہے اور یہی تقویٰ (یعنی پرہیزگاری) ہے اور ان دونوں سے بچنے والی صورت ہی زیادہ درست اور افضل ہے کیونکہ جو خوب عبادت کرنے والوں کے ابتدائی دَرَجے (Initial stages) پر ہوتے ہیں ان کی ساری کوشش یہی ہوتی ہے کہ دن روزے میں اور رات عبادت میں گزرے اور وہ اسی میں لگے رہتے ہیں جبکہ عبادت گزاروں میں انتہائی دَرَجہ (Extreme level) والے اصحابِ بصیرت "اِجْتِناب" یعنی بچنے کو ترجیح دیتے ہیں، ان کی ساری کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان کا دل اللہ پاک کے سوا کسی کی طرف مُتَوَجِّہ نہ ہونے پائے، یہ حضرات پیٹ کو ضرورت سے زائد حلال سے، زبان کو فُضُول باتوں سے اور آنکھوں کو بے کار چیزوں کی طرف اٹھنے سے بچاتے ہیں۔(منہاج العابدین، ص95)

﴿27﴾ پرہیز آدھا نہیں پورا علاج ہے

منقول ہے کہ (پہلے زمانے میں) اَہلِ ہند مریض کا زیادہ تر علاج پرہیز سے کرتے تھے، ان کے ہاں مریض کو چند دنوں تک کھانے، پینے اور گفتگو کرنے سے روک دیا جاتا تو وہ تندرست ہو جاتا تھا۔(منہاج العابدین، ص96)

﴿28﴾ ایک لُقمے اور بُری نظر کی نُحُوست

ایک لُقمے سے دل کی حالت ایسی بدلتی ہے کہ کبھی بھی دل اپنی اصلی حالت پر واپس نہیں آتا اور کبھی ایک لُقمہ رات کی عبادت سے محروم کر دیتا ہے اور کئی بار ایسی نظر اٹھتی ہے کہ بندہ ایک سورت کی تلاوت نہیں کر پاتا اور کبھی ایسا کھالیتا ہے جس کے سبب پورے سال

عبادت نصیب نہیں ہوتی۔(منہاج العابدین، ص97)

﴿29﴾ دل کی اصلاح سب سے مشکل ہے

حضرت سیِّدُنا ابویزید بسطامی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: میں نے 10 سال دل، 10 سال زُبان اور 10 سال نفس کی اصلاح کی تو ان میں سب سے مشکل دل کی اصلاح کو پایا۔
(منہاج العابدین، ص98)

﴿30﴾ نفس بندے کے تابِع ہے

بندہ نفس کو جیسا رکھتا ہے یہ ویسا ہی رہتا ہے، اگر اِسے کھلایا جائے تو خواہش کرتا ہے ورنہ مُطمئن رہتا ہے۔(منہاج العابدین، ص102)

﴿31﴾ رزق دینے پر قَسم

عظیم تابعی بُزُرگ حضرتِ حَسَن بَصری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی لعنت ہو ایسے لوگوں پر جنہیں اللہ پاک کی قَسموں کا بھی یقین نہیں۔ جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی: ﴿ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ﴾ (پ26، الذّٰریٰت:23) ترجمۂ کنز الایمان: تو آسمان اور زمین کے رب کی قَسم بے شک یہ قرآن حق ہے۔

تو فرشتوں نے کہا: بنی آدم کے لئے ہلاکت ہو انہوں نے اپنے ربِّ کریم کو ناراض کیا حتّٰی کہ اس نے انہیں رزق دینے پر قَسم ارشاد فرمائی۔(منہاج العابدین، ص106)

﴿32﴾ میرا مُعاملہ اللہ پاک کے سپرد ہے

امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: ہمارے شیخ رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی مجلسوں میں اکثر فرمایا کرتے تھے: ”دَعِ التَّدْبِیْرَ اِلٰی مَنْ خَلَقَكَ تَسْتَرِحْ“ یعنی تدبیر کو اپنے پیدا کرنے والے پر چھوڑ دو تم

پُر سکون ہو جاؤ گے۔ "(منہاج العابدین، ص113)

﴿33﴾ پکا ارادہ چاہیے

میں (یعنی امام غزالی رحمۃ اللہِ علیہ) نے حضرت سیِّدُنا امامُ الحَرَمَین ابو المَعالی جُوَینی رحمۃ اللہِ علیہ کو اس مسئلے میں یہ فرماتے سنا کہ اللہ پاک نے نماز، روزہ اور حج وغیرہ جو بھی بندے پر فرض فرمائے ہیں ان میں بِالیقین بندے کے لیے بہتری ہے۔(منہاج العابدین، ص116)

﴿34﴾ سب سے مشکل کام

عبادت میں محنت ومَشقَّت کی وجہ سے اس کی ترغیب دلائی گئی اور اس پر ثواب کا وعدہ کیا گیا کیونکہ بندہ خواہش کو مار کر اور نفس پر زبردستی کر کے ہی عبادت کر سکتا ہے، اس لیے کہ نفس اور خواہش نیکی اور بھلائی سے روکتے ہیں اور ان کی مخالفت کرنا انسان کے لیے سب سے مشکل کام ہے۔(منہاج العابدین، ص120)

﴿35﴾ بڑوں کے امتحان بھی بڑے ہوتے ہیں

جو جتنا زیادہ اللہ پاک کے قریب ہوتا ہے دنیا میں اس کے لیے مصائب وآلام بھی اتنے ہی زیادہ ہوتے ہیں۔(منہاج العابدین، ص121) کیا تم نے اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ فرمان نہیں سنا: لوگوں میں سب سے سخت آزمائش انبیائے کرام علیہم السّلام کی ہوتی ہے پھر شہیدوں کی پھر دَرَجہ بدرجہ دیگر لوگوں کی۔

(ترمذی، 4/179، حدیث:2406، دون ذکر "الشھداء")

﴿36﴾ ہر مُشکل کے بعد آسانی ہے

عربی اشعار کا ترجمہ: مایوس ہرگز نہ ہو، اگرچہ مطالبے کو عرصہ گزر جائے، اگر تو صبر سے

www.dawateislami.net

مدد لے گا تو کُشادگی (یعنی آسانی) کو دیکھ لے گا۔ اپنی ضرورت پالینے والے صبر کرنے والے کی طرح ہو جا اور داخل ہونے کے لئے دروازوں پر مسلسل دستک دینے والے کی طرح ہو جا۔

(منہاج العابدین، ص122)

﴿37﴾ صرف رزق کی فکر میں اپنے آپ کو تھکانے والو!

اللہ پاک کی عبادت میں پیش آنے والی رُکاوٹوں میں سب سے بڑی اور سب سے مشکل رکاوٹ **"رزق کا معاملہ"** ہے۔ اِس کی فکر مخلوق کے لیے سب سے بڑی مصیبت ہے۔ مخلوق نے اس کے لیے اپنی جانوں کو تھکا دیا، دل فکروں میں پھنس گئے، اس کے غم میں بڑھ گئے، اپنی عمریں ضائع کر دیں اور اس کی وجہ سے بڑے بڑے گناہوں کا بوجھ اپنے سر لے لیا۔ اس رزق کی فکر نے مخلوق کو اللہ پاک اور اُس کی عبادت سے دور کر کے دنیا اور مخلوق کی خدمت میں لگا دیا ہے لہٰذا دنیا میں انہوں نے اندھیرے، غفلت، نقصان اور ذِلّت ورُسوائی میں زندگی گزاری اور آخرت کی طرف خالی ہاتھ چل پڑے، اگر اللہ پاک نے اپنے فضل سے رحم نہ فرمایا تو وہاں انہیں حساب اور عذاب کا سامنا ہو گا۔ (منہاج العابدین، ص124)

﴿38﴾ اللہ پاک میرے معاملے میں بہتری کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے

ایک بُزُرگ رحمۃُ اللہِ علیہ کو اللہ پاک کی جانِب سے اشارہ ہوا کہ مانگ تجھے دیا جائے گا۔ وہ توفیق یافتہ تھے، بارگاہِ الٰہی میں عرض کرنے لگے: ہر معاملے کو ہر طرح سے جاننے والا ہر لحاظ سے ناواقِف بندے سے فرماتا ہے کہ مانگ تجھے دیا جائے گا، بھلا میں کیا جانوں کہ میرے لیے کیا بہتر ہے جو میں اس کا سوال کروں؟ پس میرے لیے تو ہی پسند فرما۔

(منہاج العابدین، ص131)

﴿39﴾ سب جہاں تیرے لئے ہے اور تُو خدا کے واسطے

کوئی شخص تم سے کہے کہ میں تمہارے سارے کام کردوں گا اور تمہاری تمام ضرورتوں کی بہترین تَدبیر کروں گا، تم اپنے سارے معاملات میرے حوالے کرکے بے فکر ہو جاؤ اور وہ شخص تمہارے نزدیک اپنے وقت کا سب سے بڑا عالِم، سب سے زیادہ عقلمند، قابل بھروسا، سچا اور سب سے زیادہ وفادار ہو تو کیا تم اس کی اس بات کو اپنے لیے غنیمت اور بہت بڑی نعمت نہیں سمجھو گے؟ اور کیا تم اس کے احسان مند نہیں ہو گے؟ پھر اگر وہ تمہارے لیے کوئی ایسی چیز مُنتخَب کرلے جس میں تمہیں کوئی بہتری نظر نہ آتی ہو تو پھر بھی تم پریشان نہیں ہوگے بلکہ اس شخص کی تَدبیر پر مُطمئن ہو جاؤ گے اور تمہیں یقین ہو گا کہ یہ شخص میرے لیے بہتر چیز کا ہی انتخاب کرے گا اور تمہارے لیے بھلا ہی سوچے گا اگرچہ بعد میں انجام کچھ بھی ہو مگر کیا تمہیں اس پر مکمّل اعتماد نہیں ہو گا؟ جب ایک بندے پر تمہارے اعتماد کا یہ حال ہے تو پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اپنے کام تمام جہانوں کے ربِّ کریم کے حوالے کیوں نہیں کرتے حالانکہ زمین اور آسمانوں کی تَدبیر فرمانے والا وہی ہے، سب سے بڑھ کر عالِم، سب سے بڑھ کر قادر، سب سے بڑھ کر مہربان اور تمام اَغنِیا سے غَنی تَر ہے۔

(منہاج العابدین، ص131، 132)

﴿40﴾ سیدھا راستہ

اللہ پاک پر خالص تَوَکُّل کے ذریعے دل کو اس کی پسندیدہ چیزوں سے دور کرنا، نفس کو بُری (بُری) عادتوں سے روکنا نیز اپنے کاموں کا انجام جانے بغیر اُن کی تَدبیر چھوڑ کر انہیں اللہ پاک کے حوالے کر دینا، نفس کو حکمِ الٰہی پر ناراضی اور واوَیلا مچانے سے روکنا (حالانکہ نفس

اس کی جلدی کرتا ہے) اور ناپسند کرنے کے باوجود نفس کو اللہ پاک کی رضا مندی کی لگام دینا اور صبر کا گھونٹ پلانا یہ سب کام اگرچہ مشکل اور نہایت سخت علاج اور بھاری بوجھ ہیں لیکن یہی سیدھا راستہ ہے اور اس کا انجام اچّھا اور اس کے احوال نیک بختی پر مشتمل ہیں۔

(منہاج العابدین، ص134)

﴿41﴾ مصیبت آنے پر صبر کا طریقہ

جب تمہیں کوئی مصیبت پہنچے اور وہ تمہیں بُری لگے تو فوراً اُس وقت اپنے نفس کی نگرانی کرو اور اپنا دل قابو میں رکھو تاکہ وہ بے چین نہ ہو اور نہ ہی گِلہ شِکوہ کرے کیونکہ صبر وتَحَمُّل کا اصل موقع یہی ہوتا ہے اور اُس وقت نفس بے صبری کی طرف جلدی سے بڑھتا ہے۔ تم اپنے نفس سے کہو: **اے نفس!** یہ مصیبت تو آگئی، اب اسے دور کرنے کی کوئی تَدبیر نہیں اور اللہ پاک اس سے بڑی مصیبت کو بھی دُور فرما چکا ہے، بے شک مصیبتیں کئی طرح کی اور بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ عنقریب یہ مصیبت بھی دور ہو جائے گی، یہ تو ایک بادل ہے جو چَھٹ جائے گا لہٰذا اے نفس! تو آجانے والی مصیبت کو دور کر سکتا ہے نہ ہی بے صبری کا کوئی فائدہ ہے تو تھوڑی دیر کے لیے صبر کا دامن تھام لے اس کے بدلے تجھے لمبی خوشی اور بہت زیادہ ثواب حاصل ہو گا اور حقیقت یہ ہے کہ صبر وتحمل کے ساتھ کوئی مصیبت مصیبت نہیں رہتی پس تم اپنی زُبان کو ”اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ“ کہنے اور دل کو اُس شے کی یاد میں لگادو جس کی بدولت تمہیں اللہ پاک کی بارگاہ سے اَجْر وثواب ملے اور پکّے ارادوں والے انبیائے کرام علیہم السّلام اور اولیائے عظام رحمۃُ اللہِ علیہم کا بڑے بڑے مَصائب پر صبر کرنا یاد رکھو۔ (منہاج العابدین، ص137)

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	01	پرہیز گاری کے راستے پر چلنے کے لئے	08
مُتّقِی کو متقی کیوں کہتے ہیں؟	02	کس کھانے پر حساب نہیں بلکہ ثَواب ہے؟	08
نگاہوں کی حفاظت	02	نفس کی خباثت سَتّر شیطانوں سے زیادہ	09
عبادت و دعا میں لذّت پانے کا نُسخہ	03	گناہ چھوڑنا نیکیاں کرنے سے زیادہ اچّھا	10
فُضُول گفتگو کا وَبال	03	پرہیز آدھا نہیں پورا علاج ہے	10
غیبت کی تباہ کاری	03	ایک لُقمے اور بُری نظر کی نحوست	10
اللہ پاک پر سب ظاہر ہے	04	دل کی اصلاح سب سے مشکل ہے	11
لمبی امّید اور موت کی یاد	04	رزق دینے پر قَسَم	11
دنیا تین سانس کی ہے	04	میرا مُعاملہ اللہ پاک کے سپرد ہے	11
ناراضیِ رب کے حقدار کون؟	05	پکا ارادہ چاہئے	12
لمبی امّیدیں رکھنے والا کون؟	05	سب سے مشکل کام	12
موت کی یاد	05	ہر مُشکل کے بعد آسانی ہے	12
اپنے اندر عاجِزی پیدا کرنے کا طریقہ	06	صرف رزق کی فکر کی میں اپنے آپ کو تھکانے والو!	13
حَرام غِذا اور ضرورت سے زیادہ کھانے کا وَبال	06	اللہ پاک میرے معاملے میں بہتری کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے	13
تنہائی اور بھوک	07	سب جہاں تیرے لئے ہے اور تُو خدا کے واسطے	14
آخِری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خُصُوصِیَّت	07	سیدھا راستہ	14
زیادہ کھانے کے دنیاوی اور اُخْرَوی نقصانات	08	مصیبت آنے پر صبر کا طریقہ	15

اگلے ہفتے کا رسالہ

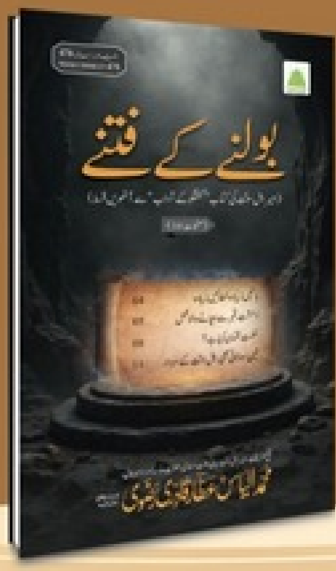

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net